روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار۔ ۲۲۔ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۲۱ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۲۱ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں دُعا کی درخواست

ربوہ: ۲۰۔ ستمبر۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں آج حاصل کردہ اطلاع کے مطابق محترم شیخ صاحب کو کسی قدر بخار ہو گیا تھا۔ لیکن اب طبیعت ٹھیک ہے۔ کھانسی مسلسل جاری ہے۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جماعت احمدیہ کو جھوٹ سے بچتے اور سچ کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے جان دینی چاہیئے

جہاں جھوٹ کم ہے وہاں اقتصادی ترقی زیادہ ہے۔ رزق میں برکت سچ سے ہوتی ہے

اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک جاپان ہے اور ان کی روزمرّہ زندگیوں میں جھوٹ کا کوئی تصوّر ہی نہیں

غیر معمولی کوشش، پوری توجہ اور دُعا کے ساتھ جھوٹ کے ازالے کی کوشش کریں تو جھوٹ کا خاتمہ ہو سکے گا

خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۴؍وفا ۱۳۷۱ ہش (۱۴؍اگست ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ یہی بات یا وہی بات درست ہے جو خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے (۔) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حُرمات کی تعظیم کرے۔ اللہ کی حُرمات سے مراد یہ ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے معزز ٹھہرایا ہو اور جن میں خدا کی اجازت کے بغیر دخل اندازی کا حق نہ ہو اُن کو حُرمات اللہ کہتے ہیں۔ تو جو بھی اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمودہ حُرمات کی تعظیم کرے (۔) اللہ کے نزدیک یہ اس کے لئے بہتر چیز ہے اور تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے اَنعام یعنی چوپایوں کو جائز قرار دے دیا یعنی اُن کے گوشت سے تم استفادہ کر سکتے ہو (۔) سوائے اس کے جس کا ذکر تم پر گزر چکا ہے کہ چوپایہ بھی ہو اور حلال چوپایہ بھی ہو تب بھی اس کا گوشت نہیں کھانا۔ یعنی وہ جو غیر اللہ کے لئے ذبح کیا گیا ہو۔ بتوں پر چڑھایا گیا ہو تو فرمایا (۔) سوائے اُن حلال جانوروں کے جو عام حالات میں تو حلال ہیں لیکن کسی مکروہ تعلق کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان کو حرام قرار دے دیا ہے (۔) ناپاکی اور گندگی جو بتوں سے تعلق رکھتی ہے یا شرک سے تعلق رکھتی ہے اس سے اجتناب کرو۔ اور قولِ زور سے اجتناب کرو۔ یہ تاکیداً فرمایا گیا ہے۔ یہ اجتناب کن معنوں میں ہو۔ اس کی تشریح یہ ہے کہ (۔) جھوٹ سے پرہیز اور اللہ کی طرف جھکاؤ، یعنی محض جھوٹ چھوڑنے کی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ جھوٹ کے بدلے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنا اور اس سے تعلق باندھنا (۔) ایسا سچا ہو کہ اس میں شرک کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے۔ خدا کے سوا کسی قسم کا شرک بھی اس کے دل میں نہ ہو وہ شخص ہے حقیقت میں زُور سے یعنی جھوٹ سے اور اَوثان سے توبہ کرتا ہے اور علیحدگی اختیار کرتا ہے (۔) اور جو شخص اللہ کا شریک اختیار کرے یا شریک ٹھہرائے (۔) گویا وہ آسمان سے گرا ہو (۔) اور زمین پر گرنے سے پہلے پرندہ اُسے اُچک کر لے جائے۔ بعض دفعہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ گوشت کے ٹکڑے اُوپر پھینکے جاتے ہیں تاکہ چیلیں اور کوّے وغیرہ اُن کو اُچک لیں تو جب وہ نیچے گرنے لگتے ہیں تو باقاعدہ تیزی سے جھپٹ کر کوئی جانور آکر ان کو اُچک لیتا ہے تو یہ منظر ہے جو قرآن کریم نے کھینچا ہے۔ لیکن زمین سے اُٹھنے والی چیز نہیں ہے۔ آسمان سے گرنے کا ذکر فرمایا ہے (۔) یا ایسی چیز ہو جو اُکھڑ چکی ہو اور اس میں کوئی وزن نہ رہے اور ہوائیں جس طرف چاہیں اُسے اُڑا لے جائیں یہاں تک کہ کسی دُور کے مقام میں کسی ایسے مقام پر جس سے لوگ آشنا بھی نہ ہوں وہاں اس گندگی کو اُٹھا کر پھینک دیا جائے۔ یہ شرک کی مثال دی گئی ہے اس میں جو مرکزی نکتہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ "قولَ الزُّور" سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ میرے گذشتہ خطبے کا تعلق جھوٹ سے تھا۔ اور میں نے بیان کیا تھا کہ آئندہ خطبے میں بھی (اللہ نے چاہا تو) دوبارہ اسی موضوع پر مزید روشنی ڈالوں گا۔ لیکن اس آیت کے تعلق میں ایک اور بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ حُرماتِ اللہ جو ہیں وہ دو طرح کی ہیں ایک وہ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے معزز ٹھہرایا ہو جیسے بیت اللہ جسے بیت الحرام کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق فرمایا (۔) وہ حرمت والی جگہیں وہ ہیں جن کی تعظیم کرنی ضروری ہے۔

جھوٹ کا بت

اور ایک لفظِ حرام مکروہ چیزوں پر بھی صادق آتا ہے ان کو حرمات اللہ تو نہیں کہا جاتا مگر حرام چیزیں قرار دیا جاتا ہے جس کے مقابل پر لفظِ حلال ہے۔ قرآن کریم نے یہاں دونوں چیزوں کا ذکر فرما دیا ہے۔ ایک وہ حرمات کہ اللہ جن کی تعظیم کا حکم دیتا ہے جیسے شعائر ہیں، انبیاء ہیں، انبیاء کے رہنے کے مقامات ہیں۔ عبادت گاہیں ہیں۔ یہ سب حرمات اللہ ہیں۔ ان کی تعظیم ضروری ہے اور ایک وہ حرام چیزیں ہیں جن سے اجتناب ضروری ہے ان حرام چیزوں میں دو چیزوں کا اکٹھا ذکر فرمایا گیا۔ ایک شرک کا اور ایک جھوٹ کا۔ جیسا کہ میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ خطبے میں اس مضمون کو کھولا تھا۔ درحقیقت جھوٹ اور شرک ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اور آپ اس مضمون پر جتنا بھی غور کریں گے اتنی ہی بات کھلتی چلی جائے گی کہ خدا کے بعد سب سے بڑا جھوٹا بُت جس کی پرستش کی جاتی ہے وہ جھوٹ ہے وہ بُت جن کو پتھر سے بنایا جاتا تھا یا لکڑی یا لوہے تانبے سے گھڑا جاتا تھا وہ بُت تو کسی زمانے میں پوجے جاتے تھے۔ اب تو سب سے بڑے مشرک ممالک میں بھی گنتی کے چند ہیں جو اُن بتوں کی پرستش کرتے ہیں ورنہ بڑی بھاری اکثریت ہے جو اُن کے نام سے بھی ناآشنا ہے کبھی مندر کی طرف مُنہ نہیں کیا۔ ساری زندگیاں دُنیا کی ہیرپھیری میں ہی کٹ گئی ہیں۔ پس وہ بُت تو اب بہت شاذ کے طور پر دُنیا میں رہ گئے ہیں جن کی واقعۃً پرستش کی جارہی ہو لیکن جھوٹ کا بُت ایسا ہے کہ دُنیا کے ہر برّاعظم میں، ہر ملک میں، ہر شہر میں، ہر قصبے میں بڑی بڑی سلطنتیں ہوں یا چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہوں، بڑی بڑی اقتصادی بادشاہتیں ہوں یا غریب کی تجارتیں ہوں۔ ہر جگہ جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ اور اس کثرت سے جھوٹ کی عبادت کی جاتی ہے کہ شاذ ہی دُنیا پر کبھی یہ دَور آیا ہو کہ جھوٹ کی ایسی عبادت کی جاتی ہو۔ وہ لوگ جو بظاہر سچے ہیں جو روزمرہ کے معاملات میں سچے ہیں وہ اپنے بین الاقوامی اقتصادی معاملات میں جھوٹے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے ملک میں سیاست کے لحاظ سے صاف ستھرے ہیں اور قوم کے سامنے جواب دہ ہیں، غیروں کے معاملے میں ان کی سیاست سراسر جھوٹی ہو جاتی ہے۔ اُن کے بہانے جھوٹے، اُن کے نظریات جھوٹے، جو عذر رکھ کر وہ غیروں پر حملے کرتے ہیں وہ جھوٹے، جو عذر رکھ کر حملے نہیں کرتے وہ جھوٹے۔

بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم

اب آپ گلف کے پس منظر میں بوسنیا کے حالات کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ مغربی دُنیا کا ردِّعمل ان دونوں میں کتنا مختلف اور کتنا جھوٹا ہے وہاں ایک کُرد کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی تو آگ بگولہ ہو جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کُردوں پر ظلم ہو رہے ہوں اور انگلستان خاموش رہے اور امریکہ خاموش رہے ہمیں چاہے طاقت استعمال کرنی پڑے جو چاہے ہم کریں گے لیکن ہم ان مظلوموں پر ظلم ہوتا نہیں دیکھ سکتے اور اُدھر بوسنیا کا حال یہ ہے کہ مسلمانوں کو باقاعدہ منظّم سازش کے طور پر صرف مظالم کا نشانہ نہیں بنایا جارہا بلکہ سکیم یہ ہے کہ اس خطّے سے مسلمانوں کا صفایا کر دیا جائے اور جب کہا جائے کہ یہاں طاقت کا استعمال کیوں نہیں کرتے تو اوّل تو تاخیر کے بہانے بہت تھے۔ اب یہ عذر پیش کیا جارہا ہے کہ ہم ایک اور ویٹ نام نہیں بنانا چاہتے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک ویٹ نام بنا دیں۔ صدام حسین کے اُوپر ہاتھ ڈالنے میں بڑی جرأت کی گئی تھی باوجود اس کے کہ یہ جاتا تھا کہ صدام حسین اتنی بڑی طاقت بن چکا ہے کہ اُس کو دیکھ کر جرمنی کا ہٹلر یاد آتا ہے اور عراق ہٹلر کا جرمنی بن چکا ہے۔ وہاں کوئی خوف نہیں تھا۔ لیکن یوگوسلاویہ سے تعلق رکھنے والا وہ نسلی گروہ جس نے بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم شروع کئے ہیں یہ دراصل اُس کی حمایت نہیں ہے بلکہ اسلام کے ساتھ بُغض ہے جو اس کے پیچھے کارفرما ہے۔ اور عذر یہ تراشا جارہا ہے کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہاں ایک ویٹ نام بن جائے ایک اور لمبی جنگ شروع ہو جائے حالانکہ وہ شخص جس کو تاریخِ حاضرہ کی معمولی سی بھی سُدھ بُدھ ہو یا سیاست سے ذرہ بھی آگاہی ہو وہ جانتا ہے کہ ویٹ نام اس لئے بنا تھا کہ اس کے پیچھے روس اور چین کی طاقتیں تھیں۔ اور خصوصاً روس نے غیر معمولی طور پر ویٹ نام کو ہر قسم کے اسلحے مہیّا کئے اور طاقت دی ان کی راہنمائی کی وہاں جنگی مشقیں کروائی گئیں۔ ان کو گوریلا وارفیئر کی ٹریننگ دی گئی۔ بہت ہی غیر معمولی طور پر بیرونی مدد اور بیرونی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں ویٹ نام بنا تھا۔ آج جبکہ روس ان مغربی طاقتوں کے ساتھ مل چکا ہے آج جبکہ چین کی کوئی طاقت ہی نہیں رہی کہ وہ علیحدہ اپنی مرضی سے کسی مُلک میں کوئی فساد برپا کر سکے تو یوگوسلاویہ جیسے مُلک کی مجال کیا ہے کہ وہ بڑی طاقتوں کے مقابل پر سر اُٹھا سکے۔ چاروں طرف سے وہ ایسی ریاستوں میں گھرا پڑا ہے۔ جن میں سے کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر سکتی لیکن ان کی طرف سے آپ ایسے ایسے عجیب عذر سُنیں گے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور عوام الناس کا یہ حال ہے کہ وہ ان کو قبول کئے چلے جاتے ہیں۔ پس ہر بات جھوٹ ہو چکی ہے اور

اصل معاملہ اسلام دشمنی ہے

بوسنیا کا جو معاملہ ہے اس کے پیچھے دراصل اسلام دشمنی ہے۔ میں اسے اس طرح دیکھ رہا ہوں کہ گذشتہ تاریخ میں یورپ میں ترکی نے ایک کردار ادا کیا اور کئی یورپین ریاستوں پر ایک لمبے عرصہ تک اسلام کا غلبہ رہا اور ان طاقتوں کے ٹوٹنے کے باوجود بھی بعض علاقوں میں مسلمانوں کی بھاری تعداد موجود رہی لیکن آزاد ریاست کے طور پر ایک بوسنیا تھی جو بھاری مُسلم اکثریت کی تھی اور یورپین تھی اور آزاد تھی۔ اب دوبارہ اس کو وہی پہلی سی سیاسی طاقت کے طور پر قبول کیا گیا لیکن یہ برداشت نہیں کیا جا سکتا تھا کہ یورپ میں اسلام کا کوئی دخل رہ جائے۔ یہ برداشت نہیں کیا جا سکتا تھا کہ یورپ میں کسی وقت بھی ترکی کو پھر دخل اندازی کا کوئی موقع فراہم کیا جائے پس یہ جو کھیل کھیلا جارہا ہے یہ عیسائیت کے حق میں نہیں ہے بلکہ اسلام کی دشمنی ہے۔ دہریوں کو بھی اسلام سے دشمنی ہے۔ یہود کو بھی اسلام سے دشمنی ہے عیسائیوں کو بھی اسلام سے دشمنی ہے۔ یہ بُغضِ معاویہ ہے حُبِّ علیؓ نہیں ہے۔ پس اس کی خاطر جتنے چاہو جھوٹے بہانے بنالو۔ اور ساری قوم قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ ساری مغربی دُنیا یا وہ مشرقی دُنیا جو ان کے تابع فرمان ہے وہ ان کو قبول کئے چلی جاتی ہے اور مسلمان بیچارے کو کوئی ہوش ہی نہیں ہے۔ (۔) مدد تم کیسے کر سکتے ہو، جن قوموں نے یہ ظلم کیا ہے ان کا ساتھ چھوڑنے کی تو تم میں جان نہیں، طاقت نہیں ہے۔ مجال نہیں ہے کہ ان سے اپنے تعلقات توڑ دو یا ان کو اقتصادی RETALIATION، اقتصادی ردِّعمل کی دھمکی دے دو یا اس حد تک ہی دو جس حد تک تم کر سکتے ہو۔ یہ تو کسی کو توفیق نہیں ہے کہ باقاعدہ منصوبہ بنا کر اتنی بات کرے جو سچی ہو اور جس پر عمل درآمد کی توفیق ہو اور غیر دُنیا یہ سمجھ لے کہ اسلامی دُنیا اس چیز کو برداشت نہیں کرے گی۔ اس کی بجائے بیان یہ دیئے جارہے ہیں۔ مثلاً پاکستان کہتا ہے کہ ہم فوج بھیجنے کے لئے تیار ہیں۔ جماعتِ اسلامی کا دعویٰ ہوتا ہے کہ چلو رضاکار بھرتی کرو اور وہاں بھجواؤ۔ (۔) پس یہ مثال مَیں نے کھول کر دی ہے کہ وہ دُنیا، وہ وقت جس میں سب کچھ جھوٹ ہو چکا ہے۔ یہ وہی دَور ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ (۔) زمانہ گواہ ہے کہ انسان بحیثیت انسان گھاٹے میں ہے۔ پس آپ جہاں بھی تلاش کر کے دیکھیں ساری دُنیا بتوں کی آماجگاہ بن چکی ہے۔ ہر دل میں جھوٹ کے بُت نے قبضہ کیا ہُوا ہے۔ مطلب کی بات ہے۔ جب مطلب درپیش ہو تو ضرور جھوٹ سے کام لیا جاتا ہے۔ بہت کم ایسے شرفاء ہیں، بہت کم ایسے مؤحد ہیں جو سخت ابتلاء میں پڑ کر بھی سچائی سے کام لیتے ہیں۔ پس اس لئے جماعت احمدیہ جب توحید کی دعویدار ہے۔ جماعت احمدیہ کا ادّعا یہ ہے کہ ہم نے اِس دنیا سے شرک کا قلع قمع کرنا ہے تو یہ باتیں مضمون نگاریوں یا تقریروں سے تو نہیں ہو سکتیں۔

عظیم انقلابی جدوجہد کی ضرورت

اس کے لئے تو عظیم انقلابی جدّوجہد کی ضرورت ہوگی اور یہ انقلاب ہمارے نفوس میں برپا ہونا ہوگا۔ یہ ایسا انقلاب نہیں ہے جو آپ کے سینوں سے اچھل پڑے جب تک کہ سینوں میں برپا نہ ہو۔ پس پہلے اپنے اعمال اپنے کردار اپنے خیالات اپنی گفتار میں ایک انقلاب برپا کریں۔ اپنے آپ کو مؤحد بنائیں جھوٹ سے کلیۃً ہجرت کر کے توحید کے دامن میں پناہ لیں۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو وہ طاقت نصیب ہوگی جس کے نتیجہ میں دُنیا میں آپ ایک عظیم انقلاب برپا کر سکیں گے اور یہ طاقت توحید ہی کی طاقت ہے۔ وہ ایک طاقت جس نے لازماً فتحیاب ہونا ہے وہ توحید کی طاقت ہے۔ وہ ایک طاقت جس کے لئے خدا کی غیرت کسی اَور چیز کو برداشت نہیں کر سکتی، کسی مدِّمقابل کو برداشت نہیں کر سکتی، وہ توحید کی طاقت ہے۔ پس جب مؤحد ہو کر خدا کی ذات میں گُم ہوتے ہیں تو اسی کا نام تبتّل الی اللہ ہے اور تبتّل کے طریق میں سب سے بڑا تبتّل جھوٹ سے دُوری اختیار کرنا ضروری ہے اور سب سے بڑا شرک جھوٹ ہی کا شرک ہے۔ پس اس پہلو سے مَیں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ یہ کوئی نظریاتی بحثیں نہیں ہیں۔ حقیقت کی دُنیا میں اُتر کر ہمیں روزمرّہ کی زندگی میں ان بتوں کی تلاش کرنی ہوگی، اُن کی نشاندہی کرنی ہوگی جو بُت روزمرّہ ہماری زندگی پر حاوی ہوتے ہیں۔ ہماری باتوں ہماری طرزِ عمل پر اُن کا اختیار ہے اور ہم مؤحد ہیں۔ اور اُس کے باوجود بیک وقت خدا کے سامنے بھی سرٹیک رہے ہیں اور غیراللہ کے سامنے بھی دل پیش کر رہے ہیں۔ پس یہ جو متضاد زندگی کی کیفیت ہے یہ قابلِ قبول نہیں ہے۔ تضاد خود جھوٹ ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ پس جہاں تضاد پیدا ہو جائے وہاں ساری زندگی جھوٹ بن جاتی ہے۔ اس کا شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی گھر میں ہر مرد، عورت، بچے ہر ایک کے دل میں پوری قوت کے ساتھ جھوٹ کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس رنگ میں اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے اُسے بار بار گھروں میں پیش کیا جانا ضروری ہے (-)۔

میں اب چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصائح ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں سچ اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذّاب یعنی سخت جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البرّ والصلۃ۔ باب قبیح الکذب وحسن الصدق وفضلہ۔)

اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ٹھہر کر غور کرنے کی ضرورت ہے آپ نے فرمایا: سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور جھوٹ بدی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

تمام جرائم کی بنیاد جھوٹ ہے

امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنے جرم ہو رہے ہیں۔ ان میں شاذ ہی کوئی جرم ایسا ہوگا جس کا تعلق جھوٹ سے نہ ہو۔ شاذ سے مراد وہ جرم ہیں جو اشتعال انگیزی کے وقت بغیر سوچے سمجھے سکیم کے تابع اچانک رونما ہوتے ہیں۔ ان میں جھوٹ بعد میں آتا ہے۔ انسان بعد میں سوچتا ہے کہ میں کیسے جھوٹ بول کر اپنے عمل کی پاداش سے بچ سکوں گا۔ لیکن جرائم کی بھاری اکثریت وہ ہے جو جھوٹ کے بچوں کے طور پر رونما ہوتے ہیں۔ ایک جرم کرنے والا پہلے یہ سوچتا ہے کہ اس جرم کے نتیجہ میں اگر پکڑا جاؤں، اگر کوئی گواہی کسی کے ہاتھ آجائے، کوئی میرے جرم کا نشان مل جائے تو میں کیا عذر تراشوں گا۔ پہلے جھوٹ کا تانا بانا بنا جاتا ہے پھر اُس تانے بانے کے لباس میں انسان بظاہر دنیا کی نظر سے پوشیدہ ہو کر پھر جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور یہ چیز جو ہے یہ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات پر بھی حاوی ہے۔ ماں باپ کے تعلقات پر بھی حاوی ہے۔ جہاں بھی کوئی ظلم ہو۔ جہاں بھی کسی سے کوئی بے اعتدالی ہو، ناانصافی کا سلوک کیا جائے یا کسی خلاف کوئی مجرمانہ حرکت کی جائے۔ اگر آپ ان تینوں کا تجزیہ کریں تو ہمیشہ ان سے پہلے جھوٹ ہوگا۔

جھوٹ نیت کے اندر داخل ہو کر حملہ کرنے والی ایک چیز ہے۔ جس طرح قرآن کریم نے شیطان کے متعلق فرمایا ہے کہ تم پر وہاں سے حملے کرتا ہے جہاں سے تمہیں دکھائی نہیں دیتا۔ وہ کون سی جگہ ہے جہاں دکھائی نہیں دیتا۔ بسا اوقات انسان کی نیتوں میں جو فساد پوشیدہ ہو وہ دکھائی نہیں دیا کرتا اور نیت کے فساد کے ساتھ ایک گناہ کا ارادہ کرنے والا انسان بسا اوقات خود اس بات سے واقف ہی نہیں ہوتا کہ اوّل سے لے کر آخر تک میری نیت فساد کی تھی اور بد تھی۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات یہ نیتیں انسان سے چھپ جاتی ہیں اور وہ جو سوچیں سوچ رہا ہے اور ترکیبیں کر رہا ہے کہ میں یہ جھوٹ بولوں گا اور اس طرح بولوں گا اور یہ کروں گا۔ یہ ساری باتیں اس کی آنکھوں کے سامنے اُس کے وجود کے اندر واقع ہو رہی ہوتی ہیں اور اس کو پتہ نہیں لگتا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب فرمایا کہ جھوٹ بدی پیدا کرتا ہے تو واقعتہً تمام جرائم میں سب سے زیادہ کردار ادا کرنے والا اگر ایک واحد گناہ چنا جائے تو وہ جھوٹ ہی ہے اور اس کا تعلق انفرادی تعلقات سے بھی ہے اور قومی تعلقات سے بھی ہے۔ تجارت سے بھی ہے اور سیاست سے بھی ہے۔ دنیا کے ہر شعبہ پر یہ بات حاوی ہے۔ پہلے جھوٹ ہے پھر بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر ایک شخص کو نصیحت فرمائی کہ تم جھوٹ نہ بولو۔ واقعہ یہ ہوا کہ اُس نے آنحضورؐ سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بہت بدانسان ہوں۔ مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں ساری نیکیاں اختیار کر لوں اور ساری بدیوں سے قطع تعلق کر لوں۔ مجھے ایک حکم فرمائیں۔ یہ میں عہد کرتا ہوں کہ جو نصیحت فرمائیں گے اس پر میں ضرور عمل کروں گا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اگر اتنی سی بات ہے تو صرف یہ وعدہ کر لو کہ جھوٹ نہیں بولو گے۔ اُس نے کہا کہ ہاں، یہ تو معمولی سی بات ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اس کے بعد جب وہ باہر نکلا تو اسے ایک بدی کا خیال آیا اور معاً یہ خیال آیا کہ اگر میں پکڑا گیا تو کروں گا کیا؟ کیونکہ سوچ کو از خود یہ عادت ہوتی ہے کہ بدی کے ساتھ ہی بہانے ڈھونڈ رہی ہوتی ہے کہ میں کس طرح اپنا بچاؤ کروں گی یا بدی کرنے والے کا بچاؤ ہوگا تو جب اُس نے سوچا تو اس کو خیال آیا کہ جھوٹ کے سوا میرا بچاؤ ہو ہی نہیں سکتا۔ چور تھا، رات کو چوری کے لئے نکلا تو خیال آیا کہ اگر میں پکڑا گیا تو کیا کہوں گا یا رستے میں کسی نے پوچھ لیا کہ کہاں جا رہے ہو تو میں کیا جواب دوں گا۔ میں تو وعدہ کر بیٹھا ہوں کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ غرضیکہ یہ سوچ بڑھتی چلی گئی اور اُس کی بدیوں کے ہر دائرے سے جھوٹ کا تعلق نکلا۔ یہاں تک کہ بالآخر اُس کو ہر بدی سے توبہ کرنی پڑی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ چونکہ وہ اس معاملہ میں سچا تھا کہ جھوٹ نہیں بولے گا اس لئے پھر سچ کے نیک بچے پیدا ہونے شروع ہوئے اور خدا کے فضل سے اس کو کثرت کے ساتھ نیکیوں کی توفیق ملی۔ تو یہ وہی مضمون ہے جسے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ انسان سچ بولتا ہے تو اُس کے نتیجہ میں نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے نتیجہ میں بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ فرمایا انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ بھی بہت ہی عظیم کلام ہے۔ ایک عارف باللہ کا کلام ہے جو انسانی فطرت پر گہری نظر رکھتا ہے۔ صرف یہ نہیں فرمایا کہ سچ بولتا ہے۔ فرمایا سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ساری زندگی سچ کے معاملہ میں (کوشش کرنی پڑتی) ہے۔ جس کو ایک سطح سے دیکھا جائے اور وہ سچا نکلتا ہو اگر دوسری سطح سے دیکھا جائے تو وہی شخص بعض پہلو سے جھوٹا بھی نکلے گا۔ آزمائشوں کی بات ہے۔ کیسی بڑی آزمائش ہے۔ کس نوع کی آزمائش ہے اور اُس کے مزاج سے اُس آزمائش کا کیا تعلق ہے یہ بہت سے عوامل ہیں جو مل کر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کوئی انسان خدا کے نزدیک سچا ٹھہرتا ہے یا نہیں۔ پس روزمرّہ کی زندگی میں سچ بولنے والے جھوٹے نکل آتے ہیں۔ روزمرّہ کی زندگی میں جھوٹ بولنے والے جب کوئی مطلب نہ ہو تو سچ بھی بول دیتے ہیں۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کوشش کرتا ہے۔ ایک ایسی کوشش جو زندگی کا حصہ بن چکی ہو۔ آپؐ فرماتے ہیں ایسا شخص بعض دفعہ ایسے مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے کہ خدا کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور فسق و فجور کے متعلق فرمایا کہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور یہ آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔ پس جو جھوٹ بولنے والا ہے اس کو میں یہ متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک مقام پر نہیں ٹھہرا رہے گا۔ اگر اُس نے جھوٹ کے خلاف جہاد نہیں کیا تو وہ اپنے جھوٹ میں لازماً بڑھے گا۔ میں نے کوئی جھوٹا نہیں دیکھا جو رُخ موڑے بغیر اپنی ایک حالت پر قرار پکڑ گیا ہو کہ جتنا جھوٹ بولتا تھا کل بھی اتنا ہی بولے۔ دس دن کے بعد بھی اتنا ہی جھوٹ بولے۔ آئندہ سال بھی اتنا ہی جھوٹ بولے۔ اگر وہ جھوٹ سے پرہیز کی کوشش نہیں کرتا تو لازماً جھوٹ میں ترقی کرتا ہے اور وہ شخص جو سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ لازماً سچ میں ترقی کرتا ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیغام کو غور سے سنیں اور سمجھیں۔ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ جھوٹ بولنے والو! اگر تم باز نہیں آؤ گے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ خدا کے نزدیک تم کذّاب لکھے جاؤ گے اور اے سچ بولنے والو تم اپنی کوشش میں تھک نہ جانا۔ اگر تم سچ بولنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ گے تو ایسا وقت آسکتا ہے کہ خدا کے ہاں تم صدیق لکھے جاؤ۔ پس ساری جماعت کو جھوٹ سے احتراز کی کوشش کی حالت میں جان دینی چاہیئے اور سچ کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے جان دینی چاہیئے۔ پھر جس منزل پر بھی جان نکلے وہی کامیابی کی منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی کی کما حقہ، توفیق عطا فرمائے۔

ایک موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، کیا تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ حضرت ابوبکرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا جی حضور!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دو باتیں بیان فرمائیں۔ اللہ کا شریک ٹھہرانا بہت بڑا گناہ ہے اور والدین کی نافرمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ آپ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا۔ دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضورؐ اب خاموش ہو جائیں۔ (بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین) تاکہ حضور کو بار بار دہرانے سے تکلیف نہ پہنچے تو جھوٹ کا جب ذکر آیا تو طبیعت میں ایک غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا اور بار بار فرمایا کہ دیکھو جھوٹ نہیں بولنا اور جھوٹی گواہی نہیں دینی۔

سچے کہلانے والے ممالک

اب آپ ملکوں کا جائزہ لے کر دیکھیں۔ جو سچے ملک کہلاتے ہیں ان میں بھی جھوٹ اور جھوٹی گواہیاں روزمرہ کی زندگی کا ایک دستور بنتا جا رہا ہے۔ لیکن وہ ممالک جو بدنصیبی سے جھوٹ میں ایک خاص مقام حاصل کر چکے ہیں اُن کے ہاں سب سے زیادہ جھوٹ عدالتوں میں ملتا ہے۔ جس سے سب سے زیادہ زور کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منع فرمایا اور بار بار تنبیہہ فرمائی کہ دیکھو جھوٹ نہیں بولنا اور جھوٹی گواہی نہیں دینی۔ بعض قومیں اپنی بدبختی سے جھوٹ کی زندگی بسر کر رہی ہیں اور تیسری دُنیا میں ایسے ممالک تعداد میں بہت زیادہ ہیں جہاں اکثریت ایسے باشندوں پر مشتمل ہے جنہیں جھوٹ سے کوئی عار نہیں بلکہ روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنا ہوا ہے سوائے مشرقِ بعید کے وہاں خدا کے فضل سے جھوٹ بہت کم ملتا ہے یعنی ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے جو حالات ہیں وہ مختلف ہیں لیکن کوریا اور چین اور ہند چینی وغیرہ کے جزائر کے حالات مختلف ہیں۔ وہاں نسبتاً کم جھوٹ ہے اور جہاں جھوٹ کم ہے وہاں اقتصادی ترقی زیادہ ہے۔ ان دو باتوں کا گہرا رشتہ ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ رزق میں برکت سچ سے ہوتی ہے۔ وہ جھوٹے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ جھوٹ سے ہمارے رزق میں برکت پڑے گی۔ رزق میں اصل برکت سچ سے ہوتی ہے۔ مشرقِ بعید میں اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک جاپان ہے اور سب سے زیادہ سچ جاپان میں بولا جاتا ہے۔ مَیں نے وہاں جا کر تفصیل سے جائزہ لیا۔ وہاں جو مجالس ہوئیں اور بعض دفعہ دانشوروں سے جو خطاب ہوئے ان میں مَیں نے کھُل کر ان کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ مَیں نے کہا کہ بڑے بڑے ترقی یافتہ مغربی ممالک کے مقابل پر جاپان میں سچ بہت زیادہ گہرائی کے ساتھ نافذ ہے اور ان کی روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ کا تصوّر ہی کوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ رزق کی سب سے زیادہ فراوانی بھی اسی ملک میں ہے۔ پس وہ قومیں جو جھوٹی ہو جائیں وہاں رزق کو برکت نہیں ملتی اور کوئی جھوٹا خدا ان کا رب نہیں بنا کرتا۔ جھوٹ سے نفرت نہیں تو رزق سے تو بہت محبت ہے اس لئے اس نکتہ کو ہی کم از کم سمجھ لیں۔ یہی اگر سمجھ جائیں کہ رزق سچ سے ملے گا جھوٹ سے نہیں ملے گا تو اس سے ہی ان قوموں میں عظیم انقلاب برپا ہو سکتے ہیں۔

محبت کے فقدان کے نقصانات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم۔ باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع)

اب آپ اپنی سوسائٹی کا جائزہ لے کر دیکھیں جہاں جھوٹ زیادہ ہو وہاں یہ عادت روزمرہ ہر طبقہ میں عام طور پر ملتی ہے کہ اِدھر سے بات سُنی اُدھر لے اُڑے اور دوسری طرف سے باتیں بیان کرنی شروع کر دیں۔ عجیب قسم کی بیہودہ گندی عادت اس لئے ہے کہ اس کا چسکا ہے۔ اس کے پس منظر میں بہت سی نفسیاتی خرابیاں ہیں۔ نفسیاتی ٹیڑھا پن ہے، کجیاں ہیں جن کے نتیجہ میں یہ عادت پیدا ہوتی ہے۔ اگر اپنے بھائی سے یعنی بھائی سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہم وطن۔ اپنے ہم شہری، اپنے تعلقدار سے دلی محبت نہ ہو تو انسان اس کی برائی کی تلاش میں رہتا ہے اور جس سے محبت ہو اس کی برائی پر پردہ ڈالتا ہے اور اس کی خوبیوں کو اُچھالتا ہے تو جن سوسائیٹیوں میں چغل خوریاں یا سُنی سنائی بات کو آگے بیان کرنے کی عادت ہو وہاں دراصل اس مرض کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس سوسائٹی میں بُغض ہے۔ اس سوسائٹی میں حسد ہے۔ اس میں محبت کا فقدان ہے۔ بھائی بھائی سے جلتا ہے اور اس کا دشمن ہے۔ پس جب بھی برائی کی کوئی بات کان میں پڑے فوراً آگے بیان کرنی شروع کر دیتے ہیں اور اس کے علاوہ مزاج کا جھوٹا ہونا اس عادت کو رواج دیتا ہے۔ جس شخص کا مزاج جھوٹا ہو وہ تحقیق کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ جس کا مزاج سچا ہو وہ تحقیق کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اگر کسی سچے کے سامنے آپ کوئی ایسی بات کریں تو وہ فوراً پوچھے گا کہ بتاؤ تم نے کس سے سُنی تھی۔ وہ کون شخص ہے۔ اس کے متعلق جائزہ لے گا کہ وہ کیسا تھا اگر وہ سچا ہو تو پھر بات کو آگے بڑھا کر مزید جستجو کرے گا۔ اگر وہ جھوٹا ہو تو وہیں اس بات کو ترک کر دے گا کہ جس سے تم نے روایت کی ہے وہ تو ہے ہی جھوٹا آدمی لیکن بسا اوقات تحقیق کے نتیجہ میں لوگ دوسرے کا نام بھی نہیں بتاتے۔ مَیں نے تو جب بھی تحقیق کی ہے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کسی کے نام کا پتہ ہی نہ لگے۔

ابھی پچھلے جلسہ کے دنوں میں مجھ سے کسی نے شکایت کی کہ جی! لوگ یہ باتیں کرتے ہیں۔ مَیں نے کہا: مجھے نام بتاؤ۔ ایک آدمی کا نام بتاؤ۔ کس نے یہ بات کی ہے تو شکایت کرنے والے نے کہا کہ جی! لوگ عام باتیں کرتے ہیں۔ مَیں نے کہا تم نے کسی انسان سے یہ بات سُنی ہے یا فرشتے ہوا میں باتیں کر رہے ہیں یا جن ہیں جو یہ تذکرے کر رہے ہیں۔ عام باتیں کر رہے ہیں تو کسی ایک کا نام بتاؤ۔ لیکن کوئی نام نہیں نکلا۔ اصل میں دل کی باتیں ہیں وہاں سے اچھلتی ہیں تو بُغض کے نتیجہ میں انسان اس بات کا بھی محتاج نہیں ہے کہ کسی سے سُن کر آگے بات کرے۔ اپنے دل میں جو خیالات پیدا ہو جاتے ہیں ان کو ہی انسان دوسروں کی طرف منسوب کر کے پیش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس مجلس میں اتفاق سے کوئی سَو دو سَو آدمی اَور بھی تھے۔ چنانچہ اُن سے مَیں نے سوال کیا۔ مَیں نے کہا۔ اچھا اس کو مَیں چھوڑ دیتا ہوں۔ آپ بتائیں کہ آپ میں سے کسی ایک نے یہ بات کہی ہے یا یہ بات سُنی ہے تو سو فیصدی انہوں نے انکار کیا۔ انہوں نے کہا ہم بھی تو ساتھ رہے ہیں۔ نہ ہم میں سے کسی نے کہی نہ ہم میں سے کسی نے سُنی۔ تبھی کہتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ سُنتا ہے اور بات کو آگے چلا دیتا ہے۔ ایسی بیہودہ عادت، اور پھر یہ بات چسکے کی بھی ہے۔ اگر انسان کو آپ کچھ حاصل نہ ہو تو دوسرے کو نیچا دکھانے میں اس کو ایک مزا ملتا ہے۔ انسانی فطرت ہے۔ کہ مَیں اُونچا ہوں تو جن بیچاروں کو اونچا ہونا نہ آتا ہو وہ دوسرے کا سر نیچا کر کے اُونچا ہوتے ہیں۔ تالاب میں بعض لڑکے دوسرے کو ہاتھ مار کر بھی ڈبو دیا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک فخر ہے تو جو قومیں بیکار ہو جائیں، نکمی ہو جائیں۔ جہاں جھوٹ کی عادت ہو بیہودہ باتیں ہوں وہاں یہ روزمرہ کی عادتیں ہیں کہ باتیں سنیں اور آگے چلائیں اور پھر اس بات پر بڑے چسکے لئے اور اس کی ایک اَور وجہ یہ ہوتی ہے کہ بعض بدیاں ایسی ہیں جن کے پھیلانے میں لوگوں کو مزا ملتا ہے اور اس لئے پھیلاتے ہیں تاکہ لوگوں میں یہ بات ہو کہ کوئی حرج نہیں۔ فلاں بھی اس طرح ہی کرتا ہے۔ فلاں بھی اس طرح کرتا ہے ہم بھی کر لیں تو کیا حرج ہے تو اپنی بدیوں کے رجحان کو تقویت دینے کے لئے بعض لوگ سنی سنائی باتیں اگر اچھے لوگوں کی طرف منسوب ہوں تو وہ فوراً اخذ کرتے اور آگے چلا دیتے ہیں تو ایک جھوٹ ہے جو چار ماؤں کا بچہ ہے اور آگے پھر بڑے ناپاک بچے پیدا کرے گا۔ جھوٹ کے اُوپر بھی گند ہے نیچے بھی گند ہے۔ ایسی غلیظ چیز ہے کہ قرآن کریم نے جب اس کو نجس کے ساتھ ملایا۔ تو بہت ہی خوب ملایا۔ نہایت ناپاک چیز ہے۔ گندے ماں باپ کی اولاد اور گندے بچے پیدا کرنے والا۔ اور بدنصیبی سے انسان کو سب سے زیادہ تعلق جھوٹ سے ہے۔ تو بہت بڑا شرک ہے۔ اس سے توبہ کی جائے۔

غیر معمولی کوشش کی ضرورت

اور اگر ہم نے کوشش نہ کی اور غیر معمولی (کوشش نہ کی) اور پوری توجہ اور دُعا کے ساتھ جھوٹ کے ازالے کی کوشش نہ کی تو آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ ہماری سوسائٹی میں جو نیکوں کی سوسائٹی ہے اس میں بھی جھوٹ نے کتنی جڑیں جمائی ہوئی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کن کن جگہوں میں یہ بُت پوشیدہ ہے۔ اس کو تو ننگا کر کے نکالنا پڑے گا۔ جڑوں کو بھی کھود کھود کر اسے باہر نکالنا پڑے گا اور اس کے لئے سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ اپنی یہ عادت بنا لیں کہ جب کوئی نیت دل میں جنم لینے لگے کوئی خیال پیدا ہو۔ کسی کے پاس جا رہے ہیں۔ اس کے سامنے کوئی بات کرنی ہے تو اُس وقت اپنی سوچ کے ساتھ ساتھ اپنے دل میں اُتریں اور سوچ کی آخری جڑ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ جس وقت یہ سوچ پیدا ہو رہی ہوتی ہے تو وہ تازہ تازہ وقت وہ ہے کہ اس کے قدموں کے نشان ملتے ہیں اور ان قدموں کے نشانوں کی پیروی میں کھوج لگاتے ہوئے آپ اُس کے آخری کنارے تک پہنچ سکتے ہیں۔ جب یہ سوچ پختہ ہو چکی ہو یا آگے کسی بدی کو پیدا کر چکی ہو تو پھر وقت ہاتھ سے گزر چکا ہے۔ پھر آپ اس کی پیروی نہیں کر سکتے۔ پس یہ عادت ڈالیں کہ جو بھی بات ہو اُس کی اُس سوچ کا تجزیہ کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ روزمرّہ کی بالکل معصوم باتوں میں بھی نفس کو جھوٹے بہانوں کی عادت ہے۔ روزمرّہ کی ملاقات میں ہی ایسی باتیں کر جاتا ہے جو بالکل کھوکھلی ہوتی ہیں اور بے معنی ہیں جن کا سچ سے کوئی تعلق نہیں۔ پس اگر انسان کو عادت ہو اس کا سراغ لگائے اور واپس پہنچے کہ میں نے یہ بات کیوں کر دی تھی۔ یہ فلاں صاحب جو رستے میں ملے تھے میں نے ان کو یہ کہہ دیا اور اکثر باتیں اس لئے کہی ہیں کہ میں ان کے سامنے اور زیادہ اچھا بنوں اور اچھا بننے کے شوق میں بہت سی جگہ جھوٹ کے سہارے لئے جاتے ہیں۔

پس انسان کو جب تک جھوٹ کی تلاش کی عادت نہ ہو یعنی جھوٹ کی نیتوں کی جڑوں تک پہنچنے کی عادت نہ ہو تو وہ حقیقت میں جھوٹ پر غلبہ نہیں پا سکتا وہی نکتہ بنیادی نکتہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا کہ خبردار شیطان تم پر ایسی جگہوں سے حملے کرے گا جہاں سے تم اُس کو نہیں دیکھ سکتے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ کوشش بھی کرو گے تو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر یہ مراد ہوتی تو کوئی نیک انسان بھی شیطان کے حملے سے امن میں نہ ہوتا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی تو فرمایا کہ اے شیطان! تجھ کو میرے بندوں پر غلبہ نصیب نہیں ہو گا۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ دیکھتے بھی ہیں، پہچانتے بھی ہیں، جانتے بھی ہیں۔ اس لئے یہ جو ذکر فرمایا گیا کہ نہیں دیکھ سکتے، یہ غافل لوگوں کا ذکر ہے۔ عامۃ الناس کا ذکر ہے لیکن اگر تم جستجو کی کوشش کرو، پہچان کی کوشش کرو۔ خدا سے تعلق ہو اور دعا کرتے ہوئے کوشش کرو تو شیطان اپنی ہر کمین گاہ میں ننگا ہو سکتا ہے۔ ہر جگہ پہچانا جا سکتا ہے۔

منافقت کی باتیں بہت ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منافق کی ایک پہچان بیان فرمائی۔ آپ نے چار باتیں بیان فرمائیں کہ یہ اگر کسی میں پائی جائیں تو وہ منافق ہے۔ اوّل جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسرے جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ تیسرے جب جھگڑا کرے تو گالیاں بکے۔ چوتھے جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے۔

ایک جگہ تین باتیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور عہد کرے تو عہد شکنی کرے، یہ دراصل ایک ہی بات کی دو شاخیں ہیں یعنی دونوں میں ایک باریک فرق ہے، ورنہ بنیادی طور پر ایک ہی بات ہے (۔۔)۔

حضرت عبداللہ بن عامرؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک دن ہمارے گھر میں موجود تھے کہ میری امی نے مجھے یہ کہا کہ آؤ، تمہیں کچھ دیتی ہوں۔ (عام طور پر مائیں یا بعض دفعہ باپ بھی کسی بچے کو مجلس سے اُٹھانا ہو تو کوئی بہانہ بنا کر اُٹھا دیتے ہیں اور چھوٹے بچے کو کہا جائے کہ آؤ میں تمہیں کچھ دُوں تو وہ فوراً اُٹھ جائے گا ورنہ اُس وقت جبکہ بچہ خاص طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا تو اُس کے لئے اُٹھنا بڑا مشکل تھا۔ تو ماں نے کہا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دیتی ہوں) تو معاً آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ماں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا دینے کا ارادہ ہے؟ تو ماں نے کہا کہ حضورؐ! میں کھجور دوں گی۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو اسے کچھ نہ دیتی تو تجھ پر جھوٹ لکھا جاتا۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الآداب)

دیکھیں! کتنی باریک باتوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کتنی گہری توجہ سے تربیت فرمائی ہے۔ ہمارے گھروں میں جو روزمرّہ جھوٹ کی فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں وہاں ابتداء میں خام مال اسی طرح تیار ہوتا ہے۔ مائیں بھی اور باپ بھی اور بڑی بہنیں بھی اور بھائی بھی جھوٹے، بچوں سے جھوٹے وعدے کرتے ہیں کہ آؤ! میں تمہیں یہ دُوں گا۔ آؤ! میں تمہارا یہ کام کر دوں گا اور اکثر جھوٹ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بچے پھر اپنے ماں باپ کی ذہنیت کو خوب اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں۔ اور اُن پر قطعی کوئی اعتبار نہیں کرتے۔ اس وقت تو وہ سچ کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں اور ماں باپ جھوٹ کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ جب بڑے ہوتے ہیں تو پھر یہ معاملہ اُلٹ جاتا ہے۔ ماں باپ جھوٹے بھی ہوں تو تمنائیں نیک رکھتے ہیں۔ بچے شروع میں بظاہر سچ کی نمائندگی کر رہے ہوں لیکن بالآخر بڑے ہو کر جھوٹے بن جاتے ہیں۔ جن کی تربیت اس رنگ میں ہو وہ جھوٹ اختیار کر جاتے ہیں اس وقت پھر ماں باپ واویلا کرتے ہیں کہ ہائے تجھے کیا ہو گیا تُو کیسا نکلا۔ میں تو تجھے نیک دیکھنا چاہتا تھا یا نیک دیکھنا چاہتی تھی۔ اگر دیکھنا چاہتے تھے تو ویسے اعمال کرتے، ویسی تربیت کرتے جیسا چاہتے تھے لیکن روزمرّہ کی زندگی میں عملاً یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو دلوں میں، نیتوں میں جھوٹ کے پودے لگا رہی ہوتی ہیں اُس وقت وہ دکھائی نہیں دیتے۔ نشوونما پاتے ہیں۔ بڑے ہوتے ہیں۔ تناور درخت بن جاتے ہیں اور ساری سوسائٹی جھوٹ کے سائے تلے آجاتی ہے۔ پس دیکھئے! حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کتنی پاکیزہ اور کیسی سادہ نصیحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اگر تو کچھ نہ دیتی۔ تیری نیت میں یہ نہ ہوتا تو تجھ پر جھوٹ لکھا جاتا جس کا مطلب ہے کہ یہ معمولی معمولی، چھوٹے چھوٹے عذر بھی خدا کے نزدیک جھوٹ لکھے جاتے ہیں اور انسان کا نامۂ اعمال اسی طرح سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

بہت پرانی بات ہے۔ ایک دفعہ قادیان میں ایک ماں باپ اپنے بچے کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ رہے تھے، میں پیچھے پیچھے تھا۔ بچے کے ہاتھ میں ایک پونڈا گنا تھا جو ذرا لمبا تھا۔ اس لئے وہ کونوں پر آکر جگہ جگہ اٹکتا تھا تو ماں نے کہا کہ مجھے پکڑا دو۔ میں تمہیں اُوپر جا کر یا نیچے جا کر دے دوں گی جدھر بھی رُخ تھا تو بچے نے کہا کہ ہاں ہاں، میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں کچھ کھا کر ہی دیں گی اس طرح نہیں دیں گی۔ اب وہ ماں کی عادت سے واقف تھا اور پہچان گیا تھا۔ بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ ماں باپ سمجھتے ہیں کہ ہم چالاکی کر کے دھوکہ دے دیں گے۔ دھوکہ نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے نفس کو دھوکہ دیتے ہیں اور جس بدعادت کا معاملہ وہ بچے سے کرتے ہیں وہ بچہ پھر آئندہ اپنی نسلوں سے اسی بدعادت کا معاملہ کرتا ہے اور اپنے ملنے جلنے والوں سے اپنے تعلقات کے دائرے میں اسی بدعادت کو پھیلاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: بدترین آدمی تم اس کو پاؤ گے جو ذوالوجہین ہو۔ جس کے دو چہرے ہوں۔ سوسائٹی میں یہاں بیٹھتا ہے تو اور چہرہ بنا لیتا ہے وہاں بیٹھتا ہے تو اور چہرہ بنا لیتا ہے۔ کسی ایک جگہ جاتا ہے تو اُس کے دشمنوں کے خلاف باتیں شروع کر دیتا ہے۔ دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اُس پہلے کے خلاف باتیں شروع کر دیتا ہے (صحیح مسلم۔ کتاب البرّ والصلۃ۔ باب ذم ذی الوجہین) تو ایسے شخص ہیں جو سوسائٹی میں نفرتیں بوتے اور بہت سی برائیوں کو پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو وہ شخص بڑا جھوٹا، منافق اور چغل خور ہے۔ پس یہ تین بیماریاں اس عادت سے نکلتی ہیں۔

مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آخری نکتہ کی بات یہ بیان فرمائی کہ کوئی شخص اُس وقت تک کامل ایمان حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ مزاح میں بھی جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا۔

یہ بہت ہی پاکیزہ بیان ہے اور ایک ایسا لطیف بیان ہے جسے پڑھ کر رُوح وجد میں آتی ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر مزاح میں جھوٹ کی ملونی نہ ہو تو یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ مزاح جھوٹ سے کلیۃً پاک ہو چکا ہو۔ گویا فرمایا کہ ایمان میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک جھوٹ سے ایسی نفرت نہ ہو کہ جھوٹ سے نفرت اُس کے مزاج کا حصّہ بن چکی ہو۔ مجھے یاد ہے کہ اس لحاظ سے بچپن میں میری طبیعت پر جو سب سے زیادہ اثر تھا وہ حضرت اماں جان (۔۔) کا تھا۔ ان کے کردار میں سچائی ایسی گہرائی سے ثبت تھی کہ ناممکن تھا کہ جھوٹ کا کوئی معاملہ ان کے قریب تک پہنچے۔ بات بھی سچّی، کردار بھی سچّا، بچوں میں سچائی دیکھنے والیں اور ان کے ماحول میں جھوٹ پنپ ہی نہیں سکتا تھا۔ کسی کی مجال نہیں تھی کہ آپ کے سامنے کوئی جھوٹی بات کرے۔ تو یہ حدیث پڑھتے ہوئے فوراً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ایک وجود میرے سامنے اُبھرا ہے وہ حضرت اقدس اماں جان (-) کا تھا۔(-)
پس ایسا مزاج پیدا کریں کہ مزاج میں سچ داخل ہو جائے۔ ایسا مزاج پیدا کریں کہ مزاج میں جھوٹ سے نفرت ہو جائے۔ یہاں تک کہ خاوند اپنی بیویوں کے حق میں گواہی دے کہ وہ صدیقہ ہیں اور بیویاں اپنے خاوندوں کے حق میں گواہی دیں کہ وہ صدیق تھے۔ ایسے ہی لوگوں کی نسلوں میں پھر سچائی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اماں جان کی ساری اولاد میں (یہی وجہ سے یہ مراد نہیں کہ صرف حضرت اماں جان کی وجہ سے بلکہ مراد یہ ہے کہ والدین کی طرف سے جو ورثہ آیا ہے اس میں) سب سے زیادہ نمایاں کردار یہی تھا کہ جھوٹ برداشت نہیں تھا۔ بعض نسبتاً زیادہ متحمل تھے۔ وہ نرمی سے، عفو اور درگزر سے کام لیتے لیکن جھوٹ سے اپنی نفرت کو ضرور ظاہر کرتے تھے لیکن بعض کھُل کر اور بعض دفعہ بڑی سختی سے جیسے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی عادت تھی کہ جھوٹ برداشت ہی نہیں تھا۔ کسی بچے سے معمولی سا جھوٹ بھی ظاہر ہو تو بعض دفعہ بھڑک اُٹھتے تھے۔ بعض دفعہ سخت سزا دیتے تھے۔ بعض دفعہ سخت الفاظ استعمال فرماتے تھے۔ دل کے حلیم تھے لیکن زبان سے بعض دفعہ تلخی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو آپ کے چھوٹے بھائی تھے اُن سے کبھی کسی نے شکایت کی کہ (خدائی خبر) ہیں تو ہے دل کا حلیم ہوگا مگر دیکھیں حضرت صاحب مجھ پر کتنا ناراض ہوئے تو حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ سوچو تو سہی، دل کا حلیم کہا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ ناراض ہوتے ہیں تو خود دل اندر سے کٹ رہا ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد ایسی دلداری کرتے ہیں کہ ناراضگی کے سارے غم بھول جاتے ہیں تو جو دل کے حلیم تھے وہ زبان پر جھوٹ کے خلاف سخت الفاظ بھی استعمال کرتے تھے۔ جو زبان کے بھی حلیم تھے وہ نفرت تو کرتے تھے مگر اس طرح کھُل کر اپنی نفرت کا اظہار نہیں کیا کرتے تھے مگر دیکھنے والے کو سمجھ آجاتی تھی کہ اس کی طبیعت منغّض ہو گئی ہے تو سچ سے سچ پیدا ہوگا۔ سچوں کے ہاں سچے بچے پیدا ہوتے ہیں سوائے اس کے کہ پھر معاشرہ ان کو تباہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ گندے معاشرے سے بھی بچائے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ سارا معاشرہ سچا کر دو۔ ایسا سچا کر دو کہ ہر احمدی بچے کے لئے نسلاً بعد نسلٍ سچا ماحول اس بات کی ضمانت پیدا کرے کہ ہر آنے والی نسل سچی پیدا ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اس کے بغیر ہم تبتّل الی اللہ اختیار نہیں کر سکتے۔ اس کے بغیر ہم دُنیا کو توحید سے نہیں بھر سکتے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

تَذَكَّرْ يَا أَخِي يَوْمَ التَّنَادِي
وَتُبْ قَبْلَ الرَّحِيْلِ إِلَى الْمَعَادِ

اے میرے بھائی! حشر کے دن کو یاد کر اور آخرت کی طرف کوچ سے پہلے توبہ کر لے

فَأَخْرِجْ كُلَّ حِقْدِكَ مِنْ جَنَانٍ
وَزَكِّ النَّفْسَ مِنْ سَمِّ الْعِنَادِ

اپنے ہر کینے کو دل سے نکال ڈال اور پاک کر نفس کو دشمنی کے زہر سے۔

وَخَفْ قَهْرَ الْمُهَيْمِنِ عِنْدَ ذَنْبٍ
وَقِفْ ثُمَّ انْتَهِجْ سُبُلَ الرَّشَادِ

اور نگران خدا کے قہر سے گناہ کرنے کے وقت ڈر اور (گناہ سے) رُک۔ پھر ہدایت کے راستوں پر چل۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پہلے شعر میں جن باتوں کا ذکر فرماتے ہیں ان میں حشر آخرت اور توبہ شامل ہیں۔ ایک دن سب انسانوں کا حشر ہونے والا ہے یعنی سب انسان دوبارہ زندہ کئے جا کر ان کا حساب لیا جائے گا۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی اور بدی اور اسی طرح ہر بڑی سے بڑی نیکی اور بدی جو انہوں نے اس دنیا میں کی ہوگی وہ ان کے سامنے آجائے گی اور میزان کے مطابق انہیں جزا یا سزا دی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہوتی ہے۔ آخرت کی زندگی کا مطلب ہے دوسری دنیا کی زندگی۔ ایک زندگی تو انسان اس فانی دنیا میں بسر کرتا ہے اور دوسری زندگی دوسری دنیا میں بسر کرے گا۔ جس کی کوئی انتہا نہیں اور تیسری بات جو حضور بیان فرماتے ہیں وہ توبہ سے تعلق رکھتی ہے چونکہ حشر کے دن اس کے اعمال کا حساب ہوگا اور یہ آخرت کی زندگی کا پہلا دن ہوگا۔ اس لئے حضور فرماتے ہیں کہ آخرت کی طرف کوچ سے پہلے یعنی اپنی موت سے پہلے (کیونکہ آخرت کی طرف کوچ کا مطلب اس فانی دنیا کے چھوڑنے کا وقت ہے اس لئے اس سے مراد موت ہے) توبہ کر لے کیونکہ موت کے بعد تجھکو نہ نیک و بد اعمال کا موقعہ ملے گا اور نہ توبہ کرنے کا۔ پس اپنے مخاطب سے حضور فرماتے ہیں کہ تو اس دن کو ہمیشہ یاد رکھ جس دن تیرے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور جس دن سے تیری دوسری زندگی حقیقی معنوں میں شروع ہوگی۔ چاہیئے کہ اس زندگی میں جو تو اس فانی دنیا میں گذار رہا ہے توبہ کر لے تاکہ حشر کے دن میزان کے مطابق تجھے کسی سزا کے ملنے کا موقعہ نہ آئے۔ بلکہ جزا کے طور پر تجھے جنت میں داخل کر دیا جائے۔

دوسرے شعر میں آپ اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ دشمنی ایک ایسی چیز ہے جسے زہر سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ زہر انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور دشمنی انسان کی آنکھوں پر پردہ ڈال کر اسے ایسے اعمال کی طرف دھکیل دیتی ہے جو ہلاکت کے راستے پر چلا دیتے ہیں۔ اس لئے حضور یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے دلوں میں کینہ نہیں رکھنا چاہیئے اور اپنے نفس کو دشمنی سے پاک کر لینا چاہیئے۔ تاکہ ہمارے اقوال و اعمال متوازن ہوں اور کسی سے کینہ اور دشمنی کی وجہ سے ہم زیادتی اور ظلم کرنے والے نہ بن جائیں۔ لیکن یہ بات صرف اور صرف اس طرح ہو سکتی ہے کہ انسان خدا کو اپنا نگران سمجھے کیونکہ جب نگران کسی کو دیکھ رہا ہو تو اس وقت غلط بات اور غلط کام کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اس بات کو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ اس پر نگران ہے اسکی ہر بات کو سنتا ہے اور اس کے ہر فعل کو دیکھتا ہے تو وہ یقیناً ہر گناہ سے رک جائے گا۔ خدا کی سامنے موجودگی کے احساس سے گناہ کا سرزد ہونا ناممکن بات ہے اور جب انسان گناہ سے رک جائے گا یعنی منفی باتوں سے رک جائے گا تو پھر اس کیلئے مثبت باتوں پر چلنا آسان ہو جائے گا اور مثبت باتیں ہی در اصل اسکی ہدایت کا راستہ ہوتی ہیں۔

گویا کہ ان تینوں اشعار میں حضور نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) حشر کے دن اعمال کا محاسبہ اور اس خیال کے پیش نظر اسی زندگی میں توبہ کرنے کی نصیحت کینہ اور دشمنی انسان کو غیر متوازن بنا دیتے ہیں اور غلط کاموں کے کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں اور تیسری بات یہ کہ خدا تعالیٰ ہم سب پر نگران ہے ہمیں ہمیشہ اسکی اپنے سامنے موجودگی کا احساس رہنا چاہیئے۔ یہ احساس ہمیں گناہوں سے روک دیتا ہے اور اچھی اور نیک باتوں کی طرف مائل کر دیتا ہے خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۰ ستمبر۔ کل دوپہر اور آج صبح دھوپ کی وجہ سے گرمی کا احساس بڑھ رہا ہے۔

○ سندھ میں سیلاب کا پانی گدو سے گزرنے کے بعد اب سکھر بیراج میں سے سیلاب کا ریلا گزر رہا ہے۔ سکھر میں پانی کی مقدار دس لاکھ کیوسک کے قریب ہے جبکہ کوٹری میں پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ دیگر تمام دریاؤں میں پانی کی سطح گر گئی ہے۔

○ سکھر سے کوٹری تک کچے کے ۱۵ ہزار دیہات پانی میں ڈوب جانے سے دو لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ صوبے میں مزید تباہی یا نقصان کا امکان نہیں ہے۔ متاثرہ خاندانوں کو حکام دو کلوگرام فی ہفتہ کے حساب سے گندم دے رہے ہیں جس پر متاثرین نے احتجاج کیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اطلاعات ملک سلیم اقبال نے پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں کا مجموعی سرکاری جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اب تک ۱۵ اضلاع ۰ ۳۸۶۸ دیہات ۴۳ لاکھ ۴۰ ہزار ایکڑ رقبہ اور ۳۰ لاکھ ۲۴ ہزار افراد متاثر ہوئے ہیں انہوں نے بتایا کہ حکومت کے زیر اہتمام ۲۸۷ امدادی کیمپ لگائے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جھنگ میں ۳ لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں اور انہیں ابتدائی طور پر ۲۵ لاکھ روپے کی امداد دی گئی ہے۔ متاثرہ علاقوں کے مکمل سروے کے بعد مزید امداد کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ سیلاب سے ۱۶ ارب روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ سیلاب سے تین بڑی نہریں جہلم کینال، رسول قادر آباد لنک اور رنگ پور نہر بھی متاثر ہوئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع قصور کے ۳۹ اور ضلع بہاولنگر کے ۱۵۴ دیہات کو آفت زدہ قرار دیا جا چکا ہے۔

○ کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل اور جی او سی جہلم جنرل اکرم نے واپڈا حکام کے اس دعوے کو غلط قرار دیا ہے کہ منگلا ڈیم میں پانی کی سطح میں اضافے کے بارے میں انہوں نے کور کمانڈر کو ۸ ستمبر کو پیشگی اطلاع دے دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ ۹ ستمبر کی صبح نو بجے ہمیں واپڈا کی طرف سے جو سگنل ملا اس میں پانی کی سطح میں اضافے کا تو ذکر تھا لیکن کس قدر پانی ڈیم سے چھوڑا جائے گا اس کا کوئی ذکر نہ تھا اس کے پیش نظر ہنگامی اقدامات کئے گئے لیکن سیلابی ریلا اتنا شدید تھا کہ ۱۵ ہارس پاور کی بوٹس بھی جواب دے گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ڈیم پہلے خالی کر دیا جاتا تو بعد میں آنے والا پانی اس میں ذخیرہ کر لیا جاتا اور اس طرح اتنی بڑی تباہی نہ آتی۔

○ سابق وزیر داخلہ اور پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی چوہدری اعتزاز احسن نے الزام لگایا ہے کہ حکومت نے عوامی سیلاب سے بچنے کے لئے اور اسے مؤخر کرنے کے لئے عوام پر سیلاب چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ منگلا جھیل میں ۶۷۰ فٹ کی انتہائی بلندی کی بجائے ۷۲۰ فٹ تک کی انتہائی بلندی تک پانی بھر آگیا اور پھر اسے عوام پر چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اتنی انتہائی بلندی تک کوئی انجینئر پانی روکنے کا مجاز نہیں یہ فیصلہ انتہائی اعلیٰ سطح پر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس الزام میں صداقت نظر آتی ہے کہ یہ ایسے سفاک لوگوں کا کارنامہ ہے جو حکومت بچانے کے لئے ہر چیز داؤ پر لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کی تحقیقات کے لئے عدالتی یا پارلیمانی کمیشن قائم کیا جائے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہیڈ پنجند میں شگاف ڈالنے کی تحقیقات کرائی جائے گی۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ دوسرے تمام علاقوں کے مقابلے میں مظفر گڑھ میں زیادہ تباہی ہوئی ہے۔

○ ضلع جھنگ کے ۴۰۰ دیہات سیلاب سے مکمل تباہ ہو گئے ہیں۔ جبکہ مجموعی طور پر ۵۶۵ دیہات متاثر ہوئے ہیں۔ ۲۰ ہزار کچے پکے مکان گر گئے ہیں۔ ۲۶۶۱ ٹیوب ویل ناکارہ ہوئے ہیں۔

○ سنگین مقدمات میں مطلوب ملزم اسلم عرف اچھو اپنے ساتھی سمیت پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا اشتہاری ملزم اور پولیس کے درمیان ایک گھنٹہ تک فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

○ لغمان میں افغان صدر پروفیسر ربانی اور حکمت یار کے درمیان پہلی بار ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات جو تین گھنٹے جاری رہی اس میں مولانا فضل الرحمٰن عبدالرسول سیاف اور نبی محمدی نے بھی شرکت کی۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ملاقات میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ اور اتفاق رائے سے کئی فیصلے کئے گئے ہیں۔

○ وفاقی وزیر مواصلات نے بتایا ہے کہ سیلاب سے مواصلاتی نظام کو ڈھائی ارب روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ کئی سڑکوں کے نشان تک مٹ گئے ہیں تاہم انہوں نے کہا کہ موٹر وے ہر قیمت پر بنے گی۔

○ پنجاب میں سیلاب کے نتیجے میں سبزیوں کے نرخوں میں ۶۰ فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔

○ ضلع رحیم یار خان کو لاحق خطرہ ٹل گیا ہے اب بائیں پشتہ کو توڑنے کی ضرورت نہیں رہی۔ تاہم رحیم یار خان کے دریا کے کنارے ۸۸ دیہات متاثر ہوئے ہیں اور ایک لاکھ ۸۰ ہزار ۴۳۸ ایکڑ رقبے پر کاشت شدہ کپاس اور چاول کی فصلیں متاثر ہوئی ہیں۔ چھ ہزار تین سو اکتالیس مکانات منہدم ہوئے ہیں جب کہ ۷۷ ہزار ایک سو پندرہ لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید مظفر شاہ نے کہا ہے کہ سندھ میں اب کوئی بند توڑنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی انہوں نے کہا کہ دریائے سندھ میں جہاز رانی شروع کرنے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے جلد سروے ہوگا۔

○ پاکستان نے عالمی بینک اور کنسورشیم سے ۱۳ ارب روپے کی ہنگامی امداد طلب کر لی ہے۔

○ وزیر اعظم نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کے دورے کے سلسلے میں جہلم کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا انہوں نے سیلاب زدگان سے کہا کہ سیلاب زدگان خود کو تنہا نہ سمجھیں نواز شریف ان کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جہلم شہر کو اس کا حسن واپس لوٹا کر رہوں گا۔ اس وقت تک چین نہیں لوں گا۔ جب تک جہلم کا ایک ایک گھر دوبارہ آباد نہ ہو جائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ جماعت احمدیہ اور ملک کے معروف شاعر مکرم عبیداللہ علیم صاحب کو ۱۰ جولائی ۹۲ء کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ اب آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہے۔

○ مکرم شیخ وحید احمد صاحب آف اوکاڑہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ۱۵ اکتوبر ۹۲ء کو ان کا بائی پاس کا اپریشن متوقع ہے احباب کرام کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی اور ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ محمد سلیم صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ بوجہ عارضہ قلب پانچ روز تک انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج رہے۔ اب دفتر میں واپس ڈیوٹی پر حاضر ہو چکے ہیں۔
احباب ان کے لئے دعا کریں۔

شہر میں پانی بہت آیا مگر
ہر عمارت جوں کی توں آئی نظر
ایک ہی ریلے سے لیکن گاؤں میں
بہ گئے اسباب اور بوسیدہ گھر
—— ابوالاقبال

جدید فیشن کے ساتھ روایتی زیورات
شریف جیولرز
فون، دکان: ۶۴۹ - رہائش
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوایئے

دانت نکلنا کوئی علاج نہیں

درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے

دانتوں سے خون پیپ کا آنا ۔ پانی گرم سرد لگنا ۔ دانتوں کا ہلنا ۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں ۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں ۔

لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنے کے بعد

خاندانی معالج ـ امراض دندان

پرانے تجربہ کار

ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز

چنیوٹ میں ربوہ والے

پرانا اڈہ لاریاں ۔ نزد صدر چونگی چنیوٹ

فون کلینک : ۹۴۵۰
کوڈ چنیوٹ : ۰۴۶۶

دانتوں کی مانند قدرتی

خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت

دانت بغیر تار ۔ بغیر تالو ۔ فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اُٹھائیں ۔ جن سے آپ تمام اشیاء باسانی چبا سکتے ہیں ۔

HASHMI ASSOCIATES
(PROPERTY CONSULTANTS)

پاکستان کے خوبصورت اور دلکش شہر اسلام آباد میں رہائشی و کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا اور قابلِ اعتماد ادارہ

ھاشمی ایسوسی ایٹس

پتہ :۔ ۵ مہران پلازہ 9/G مرکز اسلام آباد

فون ◄ ۲۵۳۵۲۶
۸۵۲۶۵۹

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون : ۶۴۴/۵۵۰

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

الطاف فرنیشرز

شیخوپورہ روڈ ۔ فیصل آباد

علاج اور مشورہ کیلئے ـ قدیمی ، شہرہ آفاق

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں ـ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے ۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶ ، ۳۰ ، ۲۰۰ ، ۱۰۰۰ ، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی ، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں ۔ پرانی ، ضدی ، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز ، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں ۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) (رجسٹرڈ) ربوہ ـ فون ۶۰۶ ، ۶۰۷ ، ۶۷۱

قدیمی ـ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ ـ فون ۷۳۹۹۶

برانچیں

- کراچی : فون : ۴۱۳۲۵۱
- لاہور : 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان : فون : ۴۷۹۹
- ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر : ۵۵۸

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۸۴ ۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

۲۰ ۔ اگست ۱۹۹۲ء سے اوقاتِ کار یہ ہوں گے

صبح ۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک

شام ۳ بجے سہ پہر سے رات کے آٹھ بجے تک

ہر جمعہ کے دن ناغہ ہو گا

خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

جدید دواخانہ خدمتِ خلق کی شہرہ آفاق ادویات

"مرضِ اٹھراء" کا شافی علاج **"ہمدردِ نسواں"** (حبوبِ اٹھراء)

مرضِ اٹھرا کا بے نظیر علاج ، اسقاطِ حمل ، سوکھا پن ۔ مُردہ بچے پیدا ہونا ۔ لاغری اور بچوں کے کم سنی میں فوت ہو جانے کا مجرب علاج ـــ قیمت فی ڈبی ۱۵/- روپے

دوائی فضلِ الٰہی (برائے اولادِ نرینہ)

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔ بارہا تجربہ میں آ چکی ہے ـــ قیمت ۱۵۰/- روپے

طاقت کی مشہورِ عالم دوا زدجامِ عشق

اعضائے رئیسہ کو بے حد طاقتور بناتی ہے ۔ مستورات جو کہ مزمن اور اعصابی امراض میں مبتلا ہوں وہ بھی یہ حبوب استعمال کر کے صحت یاب ہو سکتی ہیں ۔ قیمت ۱۲۰/- روپے اور ۴۸۰/- روپے

دوائی خانہ آبادی (بانجھ پن) فوائد ، مقوی دل ، مقوی باہ اور معینِ حمل ہے قیمت ۷۰/- روپے

اکسیر لیکوریا کیپ

ہر قسم کے لیکوریا ، سیلان الرحم کے لئے نہایت مجرب دوا ۔ قیمت ۳۰ کیپسول ۲۰/- روپے

جدید دواخانہ خدمتِ خلق گول بازار ۔ ربوہ ۔ فون : ۶۵۹

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ۔ ربوہ

فون گھر : ۴۳۱ آفس : ۵۲۱

پتہ